سلسلہ نمبر 54

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

"رسول جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ" (القرآن)

اظہار الطیب والخبیث ، بمقابل الفقہ والحدیث

المعروف بہ

شمع محمدی ﷺ

جس کے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کر لیتا ہے کہ فقہ اور چیز، حدیث اور چیز ہے، تقلید شخصی اور چیز ہے، اتباع سنت اور چیز ہے۔ محمدی جماعت الگ ہے اور حنفی گروہ الگ ہے

تالیف

امام الہند مولانا محمد رحمۃ اللہ جوناگڑھی

ناشر

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث

کراچی پاکستان فون : 021-2214799

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار الطیب و الخبیث بتقابل الفقہ و الحدیث

المعروف بہ

شمع محمدی

جس کے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کر لیتا ہے کہ فقہ اور چیز ہے، حدیث اور چیز ہے، تقلید شخصی اور چیز ہے اور اتباع سنت اور چیز ہے۔ محمدی جماعت الگ ہے اور حنفی گروہ الگ ہے۔ تقلید شخصی اور پابندی فقہ کا لہسن پیاز اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کتاب و سنت کے من و سلویٰ سے دستبرداری کر لی جائے۔

تالیف:

عالم شہیر، محقق و نقاد **مولانا محمد جوناگڑھی** رحمہ اللہ

ناشر: ادارہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان

فون: 021-2214799

نام کتاب .... شمع محمدی ﷺ

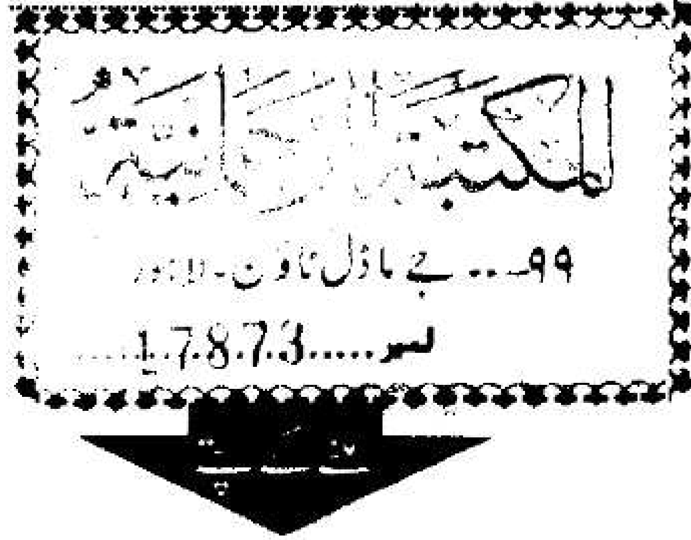
مؤلف .... مولانا محمد رحمہ اللہ جونا گڑھی

مکتبہ .... ادارہ اشاعت قرآن وحدیث، کراچی، پاکستان

باراول .... اپریل 2008ء

مطبع .... عرفان افضل پرنٹرز، لاہور

قیمت .... روپے



① فیض اللہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

② اسلامی اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

③ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

④ مکتبہ قدوسیہ، رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

⑤ مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

سے ایک بھی نہیں جو ان پر عمل کرے۔ دوستو! یا تو کہہ دو کہ ہم حدیث رسول ﷺ پر عمل نہیں کرتے یا آؤ ان پر بھی عمل شروع کر دو پروردگار تو خوب دانا بینا ہے میری یہی غرض ہے کہ تیرے رسول ﷺ کی احادیث پر مسلمان عامل ہو جائیں۔

الٰہی نالہ اخگر فشاں دے — فغاں شعلہ ریز و خوں چکاں دے
عنایت کر مجھے آتش زبانی — کہ لب تک لا سکوں سوز نہانی
دے اتنی گرمی سوز تکلم — کہ ہو عرق عرق برق تبسم

روایت اور درایت کا فرق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند الله"

ترجمہ: ''ان کی زبردست خرابی ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے درجے پر مانتے ہیں۔''

ہمارا ایمان ہمارا علم ہمیں مجبور کرتا ہے کہ روایت اور درایت کو دو الگ الگ چیزیں سمجھیں۔ روایت میں جو بزرگ اعلیٰ پایہ کے صادق، امین، راست باز اور درست گو ہیں لازم نہیں کہ ان کی فہم و فراست، ادراک و درایت بھی ہر جگہ مثل روایت صحیح، اٹل، ناقابل انکار اور واجب التسلیم ہی ہو۔ مثال کے طور پر کون ہے جو نہیں مانتا کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ جو روایت جناب رسول اکرم ﷺ سے بیان کریں جو حدیث رسول اللہ ﷺ کی پہنچائیں اس میں وہ یقیناً اور قطعاً سچے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ روایت کی طرح ان کی درایت ہم پر واجب التعمیل نہیں بہت ممکن ہے کہ وہ درست نہ ہوں۔

سیدنا فاروق (رضی اللہ عنہ) کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا

مثلاً جناب رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان سے کہ آپ نے فرمایا تھا تم یقیناً بیت اللہ شریف میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ سیدنا عمرؓ نے سمجھا کہ حدیبیہ والے سال کی بابت یہ پیشگوئی ہے مگر حدیبیہ والے سال ایسا نہ ہوا، بلکہ مکہ شریف سے اور بیت اللہ شریف سے مسلمان روک دیئے گئے اور انہیں مجبوراً واپس ہونا پڑا ثابت ہوا کہ حدیث رسول ﷺ برحق ہے روایت عمر سچی ہے لیکن درایت عمر صحیح نہ تھی۔ حدیث میں جو تھا وہ ہو کر رہا لیکن فہم عمرؓ پوری ہو کر نہ رہی یہ ہے بین فرق روایت اور درایت کا۔

صحابہؓ کی درایت (بسا اوقات) معتبر نہیں ہوتی

قرآن کریم میں سحری کے آخری وقت کی بابت الفاظ نازل ہوتے ہیں:

"حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود"

ترجمہ: ''یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ سے ظاہر ہو جائے۔''

اس سے سیدنا عدی بن حاتمؓ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ سوت کا دھاگہ ہی مراد ہے، لیکن جب جناب رسول اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کی غلط فہمی کو رفع کیا اور فرمایا اس سے مراد صبح صادق کا رات سے ظاہر ہونا ہے۔ پس سیدنا عدیؓ کی فہم مراد اللہ و رسول ﷺ کے خلاف تھی گو آیت درست، صحیح اور ایمان لانے کے لائق ہے۔ پس روایت صحیح اور درایت غلط۔ اور دونوں میں فرق ظاہر

اسی طرح کی کھلی کھلی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں ۔

پھر بہار آئی کف ہر شاخ پر پیمانہ ہے
ہر روش میں جلوۂ بادِ صبا مستانہ ہے

مقلدین کی خطرناک غلطی

جن لوگوں نے باریک بینی سے کام نہ لے کر روایت و درایت میں فرق نہ کیا جس طرح روایت کا چھوڑنا غلط کاری ہے اسی طرح درایت کا چھوڑنا بھی غلط کاری سمجھ بیٹھے اور اسی لئے جن ائمہ کی نسبت ان کی اعتقادی سپرٹ بڑھ گئی ان کی درایت کا ماننا ضروری سمجھ کر بالآخر خود انہیں کی روایت سے بھی بے نیاز بن گئے اور اپنے دین کا سارا مدار صرف ان آئمہ کی فقہ و فراست، فہم و درایت پر ہی رکھ دیا جتنا ان کی درایت پر اعتماد چاہیے اتنا بلکہ اس سے زیادہ اور بہت زیادہ اعتماد ان کی درایت پر رکھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ مدت کے بعد ان میں سے کسی ایک پر ہی اکتفا ہونے لگا اور شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ صرف اس ایک امام کے جملہ اقوال کا ماننا ہی دین سمجھ لیا گیا۔

کتب فقہ میں ہزارہا لوگوں کے اقوال ہیں

اس غلط ذہانت سے فائدہ اٹھانے کے لئے لوگوں نے ان مسلمہ ائمہ کے اقوال الگ الگ جمع کرنے شروع کر دیئے۔ اس طرح الگ الگ بلکہ جداگانہ مختلف مذاہب کا اسلام میں ظہور ہو گیا چونکہ ان ائمہ کے اقوال اتنے اور ایسے نہ تھے جو انسانوں کو کافی ہو سکیں اس لئے پھر ان کے شاگردوں کے اقوال اس میں داخل

فرمائیں وہ حق ہے۔ ان دونوں لائنوں میں ہمیں کونسی لائن اختیار کرنی چاہیئے؟ اس کا فیصلہ ہر شخص اپنے لئے کرسکتا ہے یاد رکھو کوفے میں اگر کوئی فقہ کا پہاڑ بھی ہے تو وہاں نمرود کا غار بھی ہے۔ ہاں مدینہ ہے جہاں سرکار مدنی آرام فرما ہیں اور جہاں دجال کا بھی دخل نہ ہوگا اور نہ اس کا دجل وہاں چلے گا۔

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے
صل علیٰ وہ جسم رسالت مآب ہے

رائے اور روایت

برادران! محمدی جماعت نے ایک درایت کو روایت کا درجہ نہیں دیا۔ اسے گو آپ برا کہیں لیکن جب آپ حقیقت پر نظریں ڈالیں گے تو خود آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دراصل آپ نے تصویر کے ایک رخ پر نظر ڈال کر اطمینان کر لیا ہے۔ اگر دونوں رخ آپ کے سامنے ہوتے تو آپ درایت کو ہرگز یہ درجہ نہ دیتے۔ آپ کے دل کو متوجہ کرنے کے لئے اور اپنا درد دل آپ کو سنانے کے لئے اس کی قدرے تفصیل بھی کر دوں۔

ساتوں فلک کے تہ و بالا نکل گیا
آخر شب فراق میں نالہ نکل گیا

مقلد تین اماموں کی نہیں مانتا

آپ نے مان لیا کہ بزرگوں کی رائے قیاس بھی ماننے کے قابل ہے اور ہر رائے کے سامنے ہم اپنا ماتھا جھکا دیا کریں گے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ کیوں